ادبیات

غزل

(از جناب الم مظفر نگری)

الم یہ کس کے جلوے بن کے عنوانِ نظر نکلے
چمن سے پھول اور دریا سے تابندہ گہر نکلے

نہ تھیں گنجائشیں جن کے لئے دامانِ مژگاں پر
وہ آنسو بن کے تارے چرخ پر شام و سحر نکلے

کوئی ساماں نہ تھا دل بستگی کا بزمِ گلشن میں
یہاں کانٹے بھی گل بھی تشنۂ خونِ جگر نکلے

اس آزادی سے تو صیاد بہتر تھی گرفتاری
قفس کی قید سے نکلے مگر بے بال و پر نکلے

سہارے کا کوئی امکاں نہ تھا دریائے ہستی میں
تناور جن کو سمجھے تھے کنارے وہ بھنور نکلے

بچشمِ غور جب دیکھا گل و لالہ کو گلشن میں
کچھ ان میں دل کے ٹکڑے اور کچھ لختِ جگر نکلے

جنوں کے خیر مقدم کو نہ اٹھی جب بہارِ گل
تو صحرا سے پئے تعظیم ہم شوریدہ سر نکلے

نہیں اس بھید سے آگاہ کوئی موجِ دریا بھی
کدھر ڈوبے تھے ہم بحرِ فنا میں اور کدھر نکلے

کبھی موسیٰ کو تم نے خود سرِ ایمن نوازا تھا
مری خاطر بھی تو گنجائشِ ذوقِ نظر نکلے

خدا جانے دو عالم میں کہاں ٹھہریں وہ دیوانے
جو زندانِ جنوں سے توڑ کر دیوار و در نکلے

تری ہمدردیوں کا چارہ گر ممنون ہوں لیکن
کہاں ممکن وہ پیکاں جو ہے پیوستِ جگر نکلے

خوشی صیاد کو تاراجیِ گلشن سے کیا ہوتی
نشیمن سے فقط ٹوٹے ہوئے دو چار پر نکلے

تری محفل میں ہم آئے تھے لے کر شوقِ نظارہ
یہاں جلوے ہی سرگرمِ تماشائے نظر نکلے

شکستہ بال و پر سمجھے ہوئے تھی جن کو اک دنیا
الم وہ طائرِ سدرہ سے بھی کچھ تیز پر نکلے

غزل

(از جناب اشفاق علی خاں صاحب ایڈووکیٹ)

کسی میں حوصلہ بھی ہے کہ دورِ آسماں بدلے؟
تمنا سب یہ کرتے ہیں فضائے گلستاں بدلے

ہوا اک تازیانہ اور میرے عزمِ محکم کو
بگڑ کر مجھ سے دنیا نے ذرا تیور جہاں بدلے